مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ابھی علیل ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحب حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو پہلے کی نسبت آرام ہے

کل سے تھوڑے تھوڑے وقفوں کے ساتھ موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامل معالج

"خدا تعالےٰ سے زیادہ تر کامل معالج اور کوئی بھی نہیں۔ ہماری سعادت اسی میں ہے۔ کہ ہم بالکل اپنے تئیں نکمے اور بے ہنر سمجھیں۔ اور ہر طرف سے قطع امید کر کے ایک ہی آستانہ کے منتظر رہیں" (الحکم ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۱ء)

رضا بالقضاء کا نمونہ

فرمایا "مبارک احمد کی وفات پر میری بیوی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ "خدا کی مرضی کو میں نے اپنے ارادوں پر قبول کر لیا ہے" اور یہ اس الہام کے مطابق ہے کہ "میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے"

فرمایا "پچیس برس شادی کو ہوئے اس عرصہ میں انہوں نے کوئی واقعہ ایسا نہیں دیکھا۔ جیسا اب دیکھا۔ میں نے انہیں کہا تھا۔ کہ ایسے محسن اور آقا نے جو ہمیں آرام پر آرام دیتا رہا۔ اگر ایک اپنی مرضی بھی پوری کی۔ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔

فرمایا۔ ہم نے تو اپنی اولاد وغیرہ کا پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوا ہے۔ یہ سب خدا کا مال ہے۔ اور ہمارا اس میں کچھ تعلق نہیں۔ اور ہم بھی خدا کا مال ہیں جنہوں نے پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ ان کو غم نہیں ہوا کرتا" (الحکم ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء)

ترکِ اسباب منع ہے

"اگرچہ سوائے اذنِ الٰہی کے کچھ نہیں ہوتا۔ مگر تاہم احتیاط کرنی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے لئے بھی حکم ہی ہے۔ احادیث میں جو متعدی امراض کے ایک دوسرے سے لگ جانے کی نفی ہے۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔ ورنہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ امور مشہودہ اور محسوسہ کا انکار کیا جائے۔ اس سے کوئی یہ نہ دھوکا کھائے کہ ہمارا اعتقاد قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم تو قرآن شریف کی اس آیت پر عمل کرتے ہیں۔ وَلَا تَرْكَنُوا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

رعایتِ اسباب کرنی قدیم سنت انبیاء کی ہے جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ میں جاتے۔ تو خود وزرہ وغیرہ پہنتے۔ اور خندق کھودتے بیماری میں دوائیں استعمال کرتے۔ اگر کوئی ترکِ اسباب کرتا ہے۔ تو وہ خدا کا امتحان کرتا ہے۔ جو کہ منع ہے" (البدر ۸ و ۱۶ رمئی سنہ ۱۹۰۴ء)

اعمال درست کرو

"ایک شخص نے حفاظتِ طاعون کے لئے دعا کی درخواست کی فرمایا۔ کہ اول اپنے اعمال درست کرو۔ پھر دعا کا اثر ہوگا" (البدر ۸ و ۱۶ رمئی سنہ ۱۹۰۴ء)

اہم ملکی حالات اور واقعات

حکومت پنجاب کا نیا بجٹ

۲۷ فروری کو پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں وزیر خزانہ آنریبل مسٹر منوہر لال نے ۴۰-۱۹۳۹ء کے لئے بجٹ پیش کیا۔ اور ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ اس سال کا کل تخمینہ آمدنی ۷ ۶ ۱۱ لاکھ اور کل خرچ کا اندازہ ۱۱۹۶ لاکھ ہے گویا ۲۹ لاکھ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ لیکن یہ خسارہ تمام و کمال قحط کی وجہ سے ہے۔ جو سال آئندہ کی مالی حالت پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ قحط کے سلسلہ میں ۸۵ ء ۳۸ لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ اگر حالات حسب معمول رہتے تو اس سال ہمیں ۲۶ لاکھ کی بچت کی توقع تھی۔ مگر اب بھی غیر معمولی آمدنی کا اندازہ ۳۵ لاکھ کا ہے۔ اس لئے درحقیقت ہم خسارہ میں نہیں رہیں گے۔ بلکہ چھ لاکھ کی بچت ہوگی اور اس ثابت ہے کہ ہماری مالی حالت کی بنیاد مستحکم ہے رفاہ عام کے ہر کام کے لئے گذشتہ سال سے زیادہ رقم مہیا کی گئی ہے۔ تعلیم کے شعبہ میں لڑکیوں کی تعلیم کی طرف خاص توجہ کی گئی ہے۔ اس سال تین نئے مڈل سکول اور ۱۸۴ پرائمری سکول کھولے جائیں گے۔ محکمہ طب میں لیڈی ڈاکٹروں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ لاہور کے ایک معطی کی فیاضی سے یہاں ایک ریڈیم انسٹی ٹیوٹ کھولی جا رہی ہے۔ دیہات میں امدادی شفاخانے کھولنے کی تجویز بھی کی جا رہی ہے۔ پانچ لاکھ کی رقم صفائی کی سکیموں کے لئے وقف کی گئی ہے۔ پینے کے پانی کا مزید انتظام بھی زیر غور ہے۔ ۲۸۶ دیہات میں نالیاں کھودنے اور کوچوں کو پختہ کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ زراعت کے لئے ریسرچ کرائی جائے گی۔ صنعت و حرفت کے سلسلہ میں حکومت ایک محکمہ خرید وذخائر کھول رہی ہے۔ ظروف سازی کی صنعت بھی شروع کی جا رہی ہے۔ رشوت ستانی کے انسداد کے لئے ایک باقاعدہ ادارہ قائم کیا جا رہا ہے۔ تا ایسی شکایات کی تحقیقات کر کے اس کا مکمل حل کیا جائے۔ تھل پراجیکٹ کا کام اکتوبر ۱۹۳۹ء یا اپریل ۱۹۴۰ء میں شروع ہو جائے گا۔ بھاکرا پراجیکٹ کے رستہ میں بعض مشکلات ہیں۔ مگر انہیں جلد از جلد حل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور اس کے بعد پنجاب کے دریاؤں کے پانی کا ایک ایک قطرہ صوبہ کی بہبودی کے لئے استعمال ہو سکے گا۔

پنجاب اسمبلی میں موٹر سپرٹ پر محصول کا بل

۲۷ فروری کو پنجاب اسمبلی میں ممبر خزانہ نے نئے سال کا بجٹ پیش کرنے کے بعد موٹر سپرٹ پر محصول عائد کرنے کا بل پیش کیا۔ اور تحریک کی۔ کہ اسے ایک سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ آنریبل ممبر نے یہ بل پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس ٹیکس کے معاملہ پر یہ اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ کہ یہ سیلز ٹیکس ہے یا ایکسائز ٹیکس۔ اور یہ معاملہ فیڈرل کورٹ میں گیا تھا۔ جس نے اسے سیلز ٹیکس قرار دیا ہے ہر صوبائی گورنمنٹ کو اس قسم کا ٹیکس عائد کرنے کا حق ہے۔ اس ٹیکس سے حکومت کو ساڑھے چھ لاکھ روپیہ سالانہ آمد کی توقع ہے۔

اپوزیشن کی طرف سے ترمیم پیش کی گئی۔ کہ اس بل کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کر دیا جائے۔ دیوان چمن لال نے یہ ترمیم پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس ٹیکس کا اثر لازمی طور پر غرباء پر پڑے گا۔ یہ ساڑھے چھ لاکھ روپیہ کی رقم وصول کرنے کے اور بھی کئی طریقے ہیں۔ اگر تمام وزراء کی تنخواہیں اور الاؤنس کم کر دیئے جائیں۔ تو آسانی یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ اسی طرح پارلیمنٹری سکرٹریوں کی تنخواہیں اور الاؤنس بھی کم کئے جا سکتے ہیں۔ وزراء غریبوں کی حمایت کے مدعی ہیں۔ اگر غریبوں کے لئے وہ یہ تھوڑی سی قربانی کر لیں۔ تو کیا مشکل ہے۔ آنریبل ممبر خزانہ نے کہا۔ کہ وزراء اس لئے اتنی تنخواہیں لیتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے وقار کو قائم رکھنا پڑتا ہے۔ کمی کی صورت میں ان کے وقار میں فرق آئے گا۔ اس پر آنریبل ممبر نے کہا۔ کہ وزراء کو اپنے وقار کے لئے صوبہ کے خزانہ پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ ایک ممبر نے اس ترمیم کے حق میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت کو غریبوں کی آہوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور ہر وقت من مانی کارروائیاں نہیں کرنی چاہیئیں۔ کئی تقریروں کے بعد رائے شماری ہوئی۔ دیوان چمن لال کی ترمیم گر گئی۔ اور آنریبل ممبر خزانہ کی تحریک پاس ہو گئی۔

مرکزی اسمبلی کی کارروائی

۲۷ فروری کو مرکزی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے مسئلہ فلسطین کے متعلق مسٹر عبدالقیوم کی طرف سے ایک تحریک التواء کا نوٹس دیا گیا تھا۔ مگر وہ پیش نہ ہو سکا کیونکہ گورنر جنرل نے اس کی اجازت نہ دی تھی۔ مسٹر ستیہ مورتی نے دریافت کیا۔ کہ گورنمنٹ ہیول ڈسپلن بل کے متعلق اسمبلی کے فیصلہ کا احترام کرتی ہوئی اسے نامنظور کر دے گی۔ اس کا جواب نفی میں دیا گیا۔ پھر ایک سوال ہوا کہ کیا گورنمنٹ اس بل کو کونسل آف سٹیٹ میں پیش کر کے گورنر جنرل سے منظور کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مسٹر اگوی نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ ہاں گورنمنٹ ایسا کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ آج کے اجلاس میں تمام ہندوستان میں وزن کا ایک معیار قائم کرنے کے متعلق ایک بل پیش ہو کر پاس ہو گیا آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کوئلہ کی کانوں میں حفاظت کے متعلق ایک ترمیمی بل پیش کیا۔ اور کہا۔ کہ کوئلہ کی کانوں میں آتشزدگی کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے اس بل کی ضرورت ہے۔

مسٹر آصف علی نے ایک تحریک التواء پیش کی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ دہلی گورنمنٹ نے مقامی میونسپلٹی کو بجلی سپلائی کرنے کا لائسنس دینے سے انکار کیا ہے۔ اس پر بحث کی جائے۔ آنریبل کا مرس ممبر نے کہا۔ کہ دہلی کی بجلی کمپنی نے چونکہ اپنے نرخوں میں کمی کرنا منظور کر لیا ہے۔ اس لئے میونسپلٹی کو لائسنس دیئے جانے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ مسٹر آصف علی نے کہا۔ کہ بجلی کمپنی کے نرخ بہت زیادہ ہیں۔ اس کا فی یونٹ خرچ صرف دو پائی ہے۔ مگر وصول ساڑھے تین آنہ کرتی ہے۔ آنریبل کامرس ممبر نے کہا۔ کہ آئندہ گھروں میں سوا تین آنے فی یونٹ چارج کئے جائیں گے۔ اور کارخانوں وغیرہ میں پانچ لاکھ یونٹ تک کے لئے دو آنہ فی یونٹ اور اس سے زیادہ کے لئے ایک آنہ فی یونٹ۔ آخر میں مسٹر آصف علی کی تحریک ۵۶ ووٹوں کی مخالفت اور ۴۳ کی موافقت سے مسترد ہو گئی۔

برما کی افسوسناک صورت حالات

برما کے ہندوستان سے علیحدگی کے بعد سے برابر اس وقت تک وہاں ہندوستانیوں کے خلاف شورش بپا ہے۔ اہل برما کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستانیوں کو وہاں رہنے کی اجازت نہ دی جائے۔ حالانکہ وہاں ہندوستانیوں کی کروڑوں کی جائدادیں اور کاروبار ہیں۔ ہندوستانیوں کے خلاف شورش عملی صورت بھی اختیار کر چکی ہے اور عرصہ سے فسادات جاری ہیں۔ اس بے چینی اور بدنظمی نے گذشتہ وزارت کو مستعفی ہونے پر مجبور کیا تھا اور امید کی جاتی تھی۔ کہ نئی وزارت کے قیام کے بعد امن سوز ہنگامے بند ہو جائیں گے لیکن تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ پرشور مظاہرے سنگباری پکٹنگ۔ امن سوز جلوس اور ہنگامے بدستور ہیں۔ حال میں ایک ہندوستانی کے مکان پر حملہ کر کے اس کے خاندان کے تمام افراد کو نہایت بے دردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ اس صورت حالات کا برما کی تجارت پر بھی بہت برا اثر پڑا ہے

مغربی سیاست میں آثار چڑھاؤ

برطانیہ نے فرینکو گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا

۲۷ فروری کو ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے اعلان کیا۔ کہ حکومت برطانیہ نے سپین میں جنرل فرانکو کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ آپ نے ایک طویل بیان دیتے ہوئے کہا۔ یہ فیصلہ بہت سوچ بچار کے بعد کیا گیا ہے۔ اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ ہسپانیہ کا بہت سا حصہ جنرل فرانکو کے قبضہ میں آ چکا ہے۔ گو یہ صحیح ہے کہ جنوبی علاقہ میں جمہوریت پسند کچھ مزاحمت کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ بے فائدہ ہے۔ اور اس نتیجہ کے متعلق کسی قسم کے شبہ کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ جنرل فرانکو نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اور اس کی حکومت سپین کی روایتی آزادی کو برقرار رکھیں گے۔ اور ملک معظم کی گورنمنٹ اس اعلان سے بالکل مطمئن ہو گئی ہے۔ اس لئے اس نے غیر مشروط طور پر اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت فرانس نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔ اور آج ہی اس کی طرف سے اس قسم کا اعلان کر دیا جائیگا وزیر اعظم کے اس اعلان کے وقت اپوزیشن کی طرف سے شرم شرم کے نعرے بلند کئے گئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لیبر پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بنا پر حکومت کے خلاف ملامت کی تحریک پیش کی جائے۔

فلسطین میں المناک حوادث

۲۷ فروری کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ فلسطین میں نہایت المناک حوادث رونما ہوئے۔ حیفہ میں دو بم پھٹے۔ جن سے ۲۴ عرب ہلاک اور ۴۲ زخمی ہوئے۔ بیت المقدس میں بھی بم پھٹا۔ جس سے تین عرب ہلاک اور چھ زخمی ہوئے۔ عربوں سے بھری ہوئی ایک لاری پر پستول سے گیارہ گولیاں چلائی گئیں۔ گو نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ حیفہ کے شمال میں عربوں کا فوج سے تصادم ہوا۔ جس میں ایک عرب ہلاک اور دو زخمی ہوئے ایک ریل گاڑی کو پٹڑی سے اتار کر تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں پانچ اموات ہوئیں۔ حیفہ میں تمام دن کرفیو آرڈر نافذ رہا۔ چونکہ یہ وارداتیں ان افواہوں کے بعد ہوئی ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ نے فلسطین کو آزادی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سب وارداتیں یہود نے مشتعل ہو کر کی ہیں۔ آج ہی دارالعوام میں وزیر نوآبادیات نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ پبلک کو صبر و سکون سے کام لینا چاہیئے۔ اور جب تک حکومت کی طرف سے باقاعدہ اعلان شائع نہ ہو۔ گمراہ کن افواہیں پھیلانے سے مجتنب رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس قسم کی افواہوں کے نتیجہ میں فلسطین میں المناک حوادث رونما ہوتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہودی وفد نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ برطانوی تجاویز کو نامنظور کر دیا جائے۔

امریکہ کی یورپین معاملات میں مداخلت

جارج واشنگٹن کے زمانہ سے لے کر آج تک امریکن حکومت غیر ملکی معاملات میں بالعموم غیر جانبدارانہ پالیسی پر ہی عمل پیرا رہی ہے۔ لیکن سیاسیات یورپ میں اس وقت جو آثار چڑھاؤ ہو رہے ہیں۔ ان کے ضمن میں موجودہ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روزویلٹ کئی تقریروں میں یورپ کی جمہوریتوں کی حمایت کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور ڈکٹیٹروں کی جارحانہ کارروائیوں کی مذمت۔ اس وقت امریکن پریذیڈنٹ کا یہ طرز عمل بوجہ گذشتہ پالیسی کے خلاف ہونے کے بعض لوگوں کے لئے موجب حیرت ہے۔ اس کی وجہ دراصل یہ ہے۔ کہ امریکہ کو صرف یہ خطرہ ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی کی بڑھتی ہوئی طاقت بحرالکاہل میں جاپان کے اقتدار میں اضافہ اور تقویت کا باعث ہوگی۔ اور چونکہ جاپان بھی ان حکومتوں کے ساتھ معاہدہ میں شامل ہو چکا ہے اس لئے وہ کوشش کریں گی کہ اس کے اثر و رسوخ میں اضافہ ہو۔ اور بحرالکاہل میں جاپان کے اثر میں اضافہ اس کے ساحل پر واقع تمام ممالک نیز فلپائن میں امریکن تجارت اور وقار کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ اس لئے صدر جمہوریہ امریکہ کی یہ رائے ہے کہ ایکٹ غیر جانبداری کو منسوخ کر دیا جائے۔ اور جمہوری طاقتوں کو مدد دے کر اس خطرہ کے احتمال کو روکا جائے لیکن امریکن سینیٹ کے بہت سے ممبران اس رائے سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس پالیسی پر عمل کرنے کے یہ معنے ہیں کہ ملک کو خواہ مخواہ جنگ کی آگ میں دھکیل دیا جائے۔ تاہم مسٹر روزویلٹ کی پارٹی مضبوط ہے۔ اور عام خیال یہی ہے کہ وہ اپنی سکیم کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اگر امریکہ نے یورپ کے معاملات میں دخل اندازی کی۔ تو اس کے نتیجہ میں خوفناک جنگ کا آغاز ہو جائے گا۔ جس کی زد سے شاید ہی دنیا کا کوئی ملک بچ سکے۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

راجکوٹ ۲۷ فروری۔ گاندھی جی یہاں پہنچ گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سٹیشن پر ایک بہت بڑے ہجوم نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے بعض ریاستی افسروں سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور ایک بیان جاری کیا ہے کہ مجھے امید ہے کوئی سمجھوتہ ہو جائیگا کل صبح میں تبدیلیوں سے ملونگا۔ اور کچھ عرصہ یہاں ٹھہروں گا۔ تریپوری کانگرس میں شریک ہونے کی میرے دل میں بڑی خواہش ہے لیکن یہاں سے اگر فارغ نہ ہوا۔ تو میں تریپوری نہیں جاؤں گا۔

کلکتہ ۲۷ فروری۔ مسٹر بوس کی صحت کے متعلق آج کا شائع شدہ بلیٹن مظہر ہے کہ آپ کو مکمل آرام ہے۔ لیکن ڈاکٹری مشورہ ہے کہ دو ہفتہ تک آپ کو بستر سے نہیں ہلنا چاہیئے۔ تاہم آپ پانچ مارچ کو تریپوری جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خواہ ایمبولنس پر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

واردھا ۲۷ فروری معلوم ہوا ہے کہ ایک مشہور کانگرسی لیڈر نے تریپوری کانگرس میں مسٹر بوس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

جبل پور ۲۷ فروری۔ آج یہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں سات آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس نے فوراً حالات پر قابو پا لیا۔ تفاصیل معلوم نہیں ہو سکیں۔

دہلی ۲۷ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وزیرستان میں مداخیل کے وزیریوں کے خلاف ناکہ بندی کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

روما ۲۷ فروری۔ اٹلی کے ایک نیم سرکاری اخبار نے جمہوری ممالک کی اسلحہ بندی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ امن عالم کے لئے خطرناک ہے۔ جمہوریتیں ڈکٹیٹر حکومتوں کی حالت کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ اگر فرانس۔ برطانیہ اور امریکہ نے اپنی موجودہ روش جاری رکھی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جنگ چھڑ جائے جس کے نتیجہ میں برطانیہ کی سلطنت تباہ ہو جائے گی۔ اور فرانس کا اقتدار مٹ جائیگا۔

اسکندریہ ۲۷ فروری۔ حکومت اٹلی کے سولہ طیاروں نے ایسے علاقہ میں پرواز کی تھی۔ جس پر اڑنا ممنوع ہے۔ حکومت مصر نے اس پر احتجاج کیا تھا۔ اور حکومت اٹلی نے اس اقدام کے لئے معافی مانگ لی ہے۔

پیرس ۲۷ فروری حکومت فرانس نے فرانسیسی ہند چینی میں طیارہ سازی کے کارخانے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کلکتہ ۲۷ فروری۔ مسٹر بوس نے ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو ان کے استعفوں کی منظوری کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ چونکہ آپ لوگوں کا فیصلہ اٹل ہے اس لئے مجھے ان کی منظوری کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔ تاہم امید ہے کہ آپ کے تعاون سے میں محروم نہیں رہونگا نئی ورکنگ کمیٹی بنانے میں آپ بھی شامل ہیں۔ اور تریپوری اجلاس کے بعد جب نیا پروگرام ہوگا۔ تو مناسب کمیٹی بھی بنائی جاسکے گی۔

کلکتہ ۲۷ فروری۔ مسٹر بوس نے تریپوری کانگرس کی مجلس استقبالیہ کے صدر کو لکھا ہے۔ کہ صدارتی جلوس منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ ایک تو ان کی صحت اچھی نہیں۔ دوسرے ملک کی نازک حالت ایسی شان و شوکت کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

لاہور ۲۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے سردار پٹیل کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ مشرقی افریقہ جائیں اور ٹانگا نیکا میں ہندوستانیوں کے ساتھ جو تحقیر آمیز سلوک کیا جا رہا ہے۔ اسے دور کرانے کے لئے جدوجہد کریں۔ اور پھر واپس آکر ہندوستان کی رائے عامہ اور حکومت ہند کو ٹانگا نیکا کے جرمنی کے ساتھ الحاق کی مخالفت پر آمادہ کریں گے آپ عنقریب وہاں روانہ ہو جائینگے

جے پور ۲۷ فروری۔ آج دوسرے ہند معراجی پارٹی کے یہاں پہنچے سٹیشن پر ہزہائی نس نے درباریوں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ اور ۳۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔

ڈیرہ اسمٰعیلخان ۲۷ فروری۔ کل شام ایک قبائلی گروہ نے ایک تریپی گاؤں پر حملہ کر دیا۔ ڈاکوؤں کے ایک حصہ نے مورچے قائم کرتے اور دوسرا دکانیں لوٹنے لگا۔ اور بہت سامال واسباب لے گئے۔ ایک ہندو اور ایک مسلمان ڈاکوؤں کی گولیوں کا شکار ہو گئے۔ چار اشخاص سخت مجروح ہوئے۔

لاہور ۲۷ فروری۔ پنجاب اسمبلی کی اپوزیشن پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے فیصلہ کیا ہے کہ لیڈرشپ سے مستعفی ہو جائیں۔ لیکن تا حال یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ انہوں نے اپنا استعفیٰ ہائی کمانڈ کو بھیج دیا ہے یا نہیں۔

کلکتہ ۲۷ فروری۔ امرت بازار پتر کا کے نامہ نگار نے لنڈن سے لکھا ہے کہ کانگرس میں انتشار کو دیکھ کر بعض لوگ وزیر ہند پر زور دے رہے ہیں کہ کانگرس کا مقابلہ کرنے کے لئے ریاستی سول نافرمانی کے اقدام میں مداخلت کریں۔ برطانوی حکام صورت حالات کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۷ فروری مسٹر بوس نے کانگرس کے جنرل سکرٹری کے تقرر تک مسٹر نرسنگھم کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جنرل سکرٹری مقرر کیا ہے۔

پشاور ۲۷ فروری حکومت سرحد نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام صوبہ میں کھدر پر سے محصول معاف کر دیا جائے لوکل باڈیز سے اعداد و شمار طلب کئے گئے ہیں کہ اس صورت میں ان کو کتنا خسارہ ہوگا۔ نیز تمام صوبہ میں تمبا کو ایکٹ نافذ کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۷ فروری۔ پنجاب اسمبلی کے ممبروں کے لئے تنخواہوں کا بل حکومت نے اطلاع عامہ کے لئے مشتہر کر دیا ہے اس میں ہر ممبر کے لئے سالانہ ۲۴۰۰ روپیہ تنخواہ رکھی گئی ہے۔ اگر کسی معقول وجہ کے بغیر کوئی ممبر اجلاس سے غیر حاضر رہے گا تو اس روز کی تنخواہ ۲۵ روپیہ وضع کر لی جائے گی۔ ہر ممبر کو ہر سیشن میں زیادہ سے زیادہ سات چھٹیاں دی جائینگی موجودہ صورت میں ہر اجلاس کے روز کے لئے ہر ممبر کو ½۲۲ روپے الاؤنس دیا جاتا ہے۔

امرتسر ۲۷ فروری معلوم ہوا ہے کہ کسان کمیٹی پنجاب نے ۲۳ مارچ کو اسمبلی ہال کے باہر مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں ۵۰ ہزار کسان شامل ہونگے۔ کمیٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ مالیہ زمین اڑا کر آمدنی پر ٹیکس لگایا جائے جس زمیندار کی سالانہ آمد ۵۰۰ روپیہ سے کم ہو۔ اس سے کوئی ٹیکس وغیرہ نہ لیا جائے۔ نیا بندوبست اڑا دیا جائے جو لوگ ایکڑ کی کاشت کریں۔ ان سے کوئی لگان یا ٹیکس نہ لیا جائے۔

بمبئی ۲۷ فروری۔ مسٹر نریمان مشہور کانگرسی لیڈر نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ کانگرسی لیڈر خواہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں۔ کانگرس سب سے بڑی ہے۔ اور ذاتیات اور جذبات کو بالائے طاق رکھ کر باقاعدہ آئینی طور پر منتخب شدہ صدر کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

شنگھائی ۲۷ فروری۔ حکومت روس نے مغربی سائبیریا اور اس کے نواحی علاقہ میں زبردست سرخ فوج جمع کر لی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہنگری بھی جاپان اور جرمنی و اٹلی کے معاہدہ میں شریک ہو گیا ہے۔

شانسی ۲۷ فروری۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے ایک جنرل نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اگر چین جاپان کو شکست نہ دے سکا تو جاپان عنقریب شمال مغربی چین پر حملہ کر دیگا۔ اور اس کے بعد فلپائن۔ جاوا۔ آسٹریلیا سے گذرتا ہوا ہندوستان پر حملہ آور ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چین ضرور جاپان کو شکست دیگا ہمارا طریق جنگ ایسا ہے کہ جاپان روز بروز کمزور ہوتا جائے۔ اور بالآخر شکست کھا جائے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

چندہ خاص کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ کی جائے

صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے گزشتہ مجلس مشاورت پر فیصلہ ہوا تھا کہ امسال جماعتیں پندرہ ہزار روپے چندہ خاص علاوہ مستقل چندوں کے ادا کریں۔ چنانچہ مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق بذریعہ اخبار الفضل و نیز بذریعہ خاص تحریک کئی دفعہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ ہر ایک شخص سے ایک ماہ کی آمد پر بشرح ۶½ فی صدی چندہ خاص وصول کر کے بھجوایا جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس چندہ کی طرف ابھی جماعتوں نے پوری توجہ نہیں کی جس کی وجہ سے یہ رقم بہت ہی کم وصول ہوئی ہے۔

اب چونکہ سال تمام میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ احباب اور عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی اپنے ذمہ کا چندہ خاص بہت جلد وصول کر کے بھجوا دیں۔ ناظر بیت المال

دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالے مخلصین

کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ وصیت کے لئے ⅒ حصہ ادنیٰ ترین قربانی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ⅓ حصہ ہے۔ جسے اعلیٰ سے اعلیٰ قربانی کہا جا سکتا ہے۔ دنیاوی امور میں آدمی اپنے لئے ادنیٰ ترین درجہ پسند نہیں کرتا۔ پھر دینی کام میں کیوں ادنےٰ ترین درجہ پسند کیا جائے۔ اس اعلان پر مخلصین میں ترقی کی خواہش پیدا ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ چوہدری نذیر احمد صاحب موصی ۲۲۴۵ ملازم شملہ نے اپنی وصیت ⅒ کی بجائے ⅓ کر دی ہے۔ فجزاہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ اور دوستوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میٹرک کے طلبا کی درخواست دعا

ہم طلبا جماعت دہم عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں امتحان میں اچھے نمبروں پر کامیاب کرے۔ خاکساران طلبا جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

احمدی نوجوانوں کا رسالہ المبشر

ماہواری رسالہ "المبشر" پچھلے دنوں بعض نوعمر اور ناتجربہ کار نوجوانوں کے زیر مشق رہنے کی وجہ سے بعض غیر موزون مضامین کی اشاعت کا ذریعہ بنا تھا۔ مگر اب خوشی کی بات ہے کہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے زیر انتظام اور زیر ارادت شائع ہو رہا ہے۔ اور گزشتہ دو تین ماہ کے پرچے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ مفید۔ دلچسپ اور احمدی نوجوانوں میں جوش و قوت عمل پیدا کرنے والے مضامین شائع کئے جا رہے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش جاری ہے۔ ظاہری شکل و صورت بھی دلکش ہے۔ احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ ایک طرف تو اس رسالہ کے خریدار بنکر اس کی اشاعت بڑھائیں۔ اور دوسری طرف حضرت امیر المومنین خدام الاحمدیہ کے متعلق جو ارشادات فرما رہے ہیں ان پر عمل کرنے کے نتائج شائع کرائیں۔ تاکہ احمدی نوجوانوں میں غیر معمولی قوت عمل پیدا ہو۔ اور دنیا میں خوشگوار انقلاب پیدا کر سکیں۔

احباب وی پی وصول کرنیکے لئے تیار رہیں

جن احباب کے اسمائے گرامی وی۔پی کی فہرست مندرجہ الفضل ۲۸ و ۲۹ میں شائع کئے گئے ہیں۔ ان کے نام ۹ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء کو وی۔پی ارسال ہوں گے۔ جو احباب اس تاریخ تک چندہ کی رقوم دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں گے۔ یا کوئی اطلاع دے دیں گے۔ ان کے وی۔پی روک لئے جائیں گے۔

احباب اپنا چندہ ماہوار دفتر محاسب کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر باقاعدہ ارسال کرتے رہتے ہیں ان کے نام وی۔پی ارسال نہیں ہوں گے۔ انہیں چاہیئے کہ حسب دستور قیمت ارسال فرما دیں۔ ان کے علاوہ جو دوست ۹ مارچ تک قیمت ارسال نہیں فرمائیں گے۔ یا دفتر میں ادائیگی کے متعلق اطلاع نہیں بھیج دیں گے۔ ان کے نام تاریخ مذکور کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جن کی وصولی کے لئے انہیں تیار رہنا چاہیئے۔ خاکسار مینیجر

شکریہ و یاد دہانی

جن احباب اور جماعتوں نے نشر و اشاعت کے چندہ کی رقم تعیین کر کے فارم بھر کر دفتر میں واپس بھجوائے ہیں ان کا شکرگزار ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء باقی احباب اور جماعتوں سے ملتمس ہوں کہ وہ فوراً فارم پُر کر کے واپس بھجوائیں۔ اور وعدہ پر اس کی تکمیل کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

انسپکٹر تعلیم و تربیت کے دورہ کا پروگرام

نمبر شمار	ضلع	مقامات	تواریخ قیام
۱	ہوشیارپور	(۱) کاٹھگڑھ (۲) پھمبیاں (۳) شام چوراسی	۲ مارچ تا ۷ مارچ
۲	جالندھر	(۱) میانوال (۲) لوہیاں	۸ ” ” ۱۱ ”
۳	امرتسر	(۱) رعیہ (۲) بابا بکالہ	۱۲ ” ” ۱۵ ”
۴	لاہور	(۱) لدھیکے نیویں (۲) پٹی	۱۶ ” ” ۱۹ ”
۵	شیخوپورہ	(۱) شیخوپورہ (۲) امینا والہ	۲۰ ” ” ۲۳ ”
۶	شاہپور	(۱) سرگودھا چک ۹۸ شمالی (۲) چک ۴۶ شمالی (۴) خوشاب (۵) بھیرہ	۲۴ ” ۴ اپریل

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

یوم التبلیغ کے لئے احمدی جنتری سنہ ۱۹۳۹ء

احمدی جنتری سنہ ۱۹۳۹ء میں اس دفعہ محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے عیسائی صاحبان اور ہندو صاحبان کے واسطے بھی مضامین رکھے ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دوست ان کی جنتری بھی بغرض اشاعت منگائیں۔ اور وہ ارزاں دینے کا وعدہ کرتے ہیں یعنی ایک روپیہ کی ۱۲ کاپی اور دو روپے کی ۲۵ اور چار روپے کی پچاس کاپی۔ اس میں دو فائدے ہیں یعنی جنتری کی جنتری اور تبلیغ کی تبلیغ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ؍ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کے خیالات

جن لوگوں کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی روایات سُن کر چودھری محمد اسمٰعیل صاحب نے اظہارِ غصہ کیا ہے۔ ان میں سے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کا ذکر انہوں نے سب سے پہلے کیا ہے۔ اور ان کی حمایت میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:-

۱:- ”اپنی خداداد قابلیت۔ اور استعداد سے انہوں نے احمدیت کو تمام ہندوستان میں مقبول عام بنا دیا تھا۔ اور اس سلسلہ کو چار چاند لگا دیئے تھے“

۲:- ”یورپ میں اشاعتِ و تبلیغ اسلام کی داغ بیل لگانے والا وُہی شخص تھا۔ . . . . . . اتنا ہی سوچو۔ کہ آخر تبلیغ اسلام میں تمہارا خضر راہ وہی تھا“

۳:- ”اس میں ایک رُوح تھی۔ جس کو ایک خدا کی طرف سے پکارنے والے (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے صداقت اور نور سے بھر دیا تھا۔ اگر اس میں یہ روح نہ ہوتی۔ تو وہ عروسِ کامیابی سے ہم کنار نہ ہوتا۔ ڈرو اور توبہ کرو۔ تا کہ اس روح کے انکار سے اس پکارنے والے کے انکار کرنے والے نہ ٹھہرو“

چونکہ خواجہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ اور اب ان کا معاملہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے۔ اس لئے ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ لیکن ان کی محبت اور عقیدت کا دم بھرنے اور ان کا نام لے کر آنسو بہانے والوں کو اتنا بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اور تو اور خود ان کے ”حضرت مولانا محمد علی صاحب“ جنہیں ”بلند پایہ شخصیت“ کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ کس طرح ہاتھ دھو کر خواجہ صاحب کے مرض الموت میں بھی ان کے پیچھے پڑے رہے حتّٰی کہ خواجہ صاحب کے مرنے کے بعد بھی اپنے دل کا بخار نکالنے سے باز نہ رہ سکے۔

خواجہ صاحب نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل ایک رویا دیکھا جس میں انہوں نے اپنے علاوہ مولوی محمد علی صاحب کو بھی تبلیغ احمدیت میں سستی اور کوتاہی کرنے والا پایا۔ اور اس وجہ سے ان کو زجر و توبیخ کی گئی۔ یہ رویا کا معاملہ تھا۔ جسے خواجہ صاحب نے ایک رسالہ میں شائع کر دیا ظاہر ہے خواجہ صاحب اس میں معذور تھے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ان کا یہ ناقابل عفو جُرم بن گیا۔ اور انہوں نے خواجہ صاحب کی احمدیت ان کے کیریکٹر۔ اور ان کی قابلیت پر کھلم کھلا حملے کئے۔ چنانچہ خواجہ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غفلت اور لا پرواہی کا مجرم قرار دیتے ہُوئے لکھا:-

”جس محسن نے انہیں اس بلند مقام پر پہونچایا۔ اس کی طرف سے غفلت یا بے پرواہی کسی صورت میں بھی جائز نہ تھی“

گویا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک خواجہ صاحب آخری وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غفلت اور بے پرواہی میں مبتلا رہے۔ اور جب ان کی یہ حالت تھی۔ تو آج غیر مبایعین میں سے جو یہ کہتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے تمام ہندوستان میں احمدیت کو مقبول عام بنا دیا۔ اور اس سلسلہ کو چار چاند لگا دیئے۔ وہ جہاں اپنے ”حضرت امیر“ کو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ وہاں دوسروں کی آنکھوں میں بھی خاک جھونکنے کی کوشش کرتا ہے۔ معلوم نہیں جب مولوی محمد علی صاحب نے ”پیغام صلح“ میں خواجہ صاحب کے خلاف یہ الفاظ شائع کئے تھے۔ اس وقت چودھری محمد اسمٰعیل صاحب کہاں تھے۔ اور انہوں نے کیوں اپنے ”حضرت امیر“ سے وہی کچھ نہ کیا۔ جو آج معاصر ”الحکم“ کی بعض روایات کو دیکھ کر کہہ رہے ہیں۔

پھر مولوی صاحب نے خواجہ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر کا حوالہ دے کر ان لوگوں میں سے قرار دیا جن کے رویا اس دودھ کی طرح ہوتے ہیں جس میں پیشاب بھی پڑا ہُوا ہو یہ دراصل خواجہ صاحب کے کیریکٹر پر بہت بڑا حملہ تھا۔ کیونکہ جب وہ عقائد کے لحاظ سے مولوی صاحب کے ساتھ بالکل متفق تھے تو ان کے رویا کو پیشاب ملا ہُوا دودھ اسی وقت کیا جا سکتا تھا۔ جب ان کے پرائیویٹ کیریکٹر کو زیر الزام رکھا جائے۔ اور اعمال کے لحاظ سے انہیں اس قابل نہ قرار دیا جائے۔ کہ کوئی صاف اور مصفّٰی رویا دیکھ سکیں۔

پھر مولوی صاحب نے خواجہ صاحب کی قابلیت اور علمیت کو بھی ہدف طعن بنانے سے دریغ نہ کیا۔ چنانچہ لکھا:- ”جب خواجہ صاحب نے اپنی خواب سے پہلے اطلاع دی۔ تو عربی میں لکھ کر اطلاع دی تھی۔ مگر چونکہ وہ عربی لکھ نہیں سکتے۔ میں اس کا پُورا مطلب ان کی عربی سے نہ سمجھ سکا“

قطع نظر اس سے کہ مولوی صاحب خود کس قدر عربی لکھ سکتے تھے۔ ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے خواجہ صاحب کی قابلیت پر طعن کیا۔ اور یہ بتایا۔ کہ وہ شخص جو عربی لکھنے کی بھی قابلیت نہ رکھتا ہو۔ وہ قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ اسے کچھ وقعت دی جائے۔

پس جبکہ غیر مبایعین کے ”حضرت امیر“ خواجہ صاحب کے متعلق یہ لکھ چکے ہیں کہ (۱) انہوں نے احمدیت کی اشاعت سے غفلت برتی۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب تو یہاں تک تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب یورپ میں احمدیت کی اشاعت کو سم قاتل قرار دیتے تھے۔ (۲) ان کے کیریکٹر پر بھی حملہ کر چکے ہیں (۳) اور ان کی قابلیت کو بھی نہایت معمولی قرار دے چکے ہیں۔ تو کسی غیر مبایع کو آج خواجہ صاحب کی تعریف و توصیف کرنے کا کیا حق ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ صاحب کی زندگی کے آخری ایام میں ان کو جو چرکے لگائے وہ تو لگائے ہی تھے۔ ان کی وفات کے بعد بھی ان کو نہ چھوڑا۔ اور ان کی وفات پر جلسۂ تعزیت میں مولوی صاحب نے جو تقریر کی اس میں خواجہ صاحب کو عیسائی درسگاہوں کے ان طلباء میں سے ایک قرار دیا۔ جن میں اسلامی غیرت نہیں ہوتی۔ اور جو اسلام سے مرتد ہو کر عیسائیت قبول کر لیتے ہیں۔ چنانچہ کہا:-

”خواجہ صاحب مرحوم مشن کالج کے طالبعلم تھے۔ عیسائی درسگاہوں میں دو قسم کے طلباء ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن میں غیرت اسلامی دوسرے مسلمانوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے دوسرے وہ جو عیسائیت کا اثر قبول کر لیتے ہیں۔ خواجہ صاحب مؤخر الذکر لوگوں میں سے تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ وہ عیسائی ہو جائیں“

یہ اس بغض و کینہ کی آگ کا شعلہ نہیں تو اور کیا تھا۔ جو خواجہ صاحب کی وفات کے بعد بھی مولوی صاحب کے سینہ میں بھڑک رہا تھا۔ لاہور کے معززین اظہارِ افسوس اور پسماندگان سے اظہارِ ہمدردی کے لئے ایک جلسہ منعقد کرتے ہیں جس میں مولوی صاحب کو بھی تقریر کرنے کی تکلیف دی جاتی ہے۔ مگر وہ بیان یہ کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب کالج کے زمانہ میں غیرت اسلامی سے عاری اور عیسائیت قبول کرنے والے تھے۔ غرض مولوی صاحب نے خواجہ صاحب کے متعلق وہ کچھ

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کے قسمیں کھانے میں حکمت

ایک صاحب نے لکھا ہے:۔

"قرآن حمید میں اللہ تعالےٰ نے زمین آسمان۔ پہاڑ۔ برج اور عصر وغیرہ کی قسمیں کھائی ہیں۔ یہ کس کے لئے اور کیوں کھائی ہیں۔ قسم یقین کے لئے ہوتی ہے۔ کیا کسی اور طریقہ سے یقین نہیں دلایا جا سکتا تھا۔ قسم بعض اوقات ڈرتے ہوئے بھی کھائی جاتی ہے۔ کیا نعوذ باللہ خداوند کریم ڈرتے تھے۔ قسم عموماً اپنے سے بالا ہستی کی کھائی جاتی ہے۔ اور مندرجہ بالا اشیاء ظاہر ہے۔ کہ کم درجہ کی ہیں"۔

اس کے متعلق پہلے تو یہ جاننا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی قسموں کا انسانی قسموں پر قیاس کرنا کسی طرح درست نہیں ہوسکتا۔ قرآنی قسمیں اپنی ماہیت اور حقیقت کے لحاظ سے انسانی قسموں سے اس قدر مختلف اور متغائر ہیں کہ ان دونوں کو کسی صورت میں ایک قانون کے ماتحت نہیں لایا جا سکتا۔ چنانچہ اسکا ایک بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ انسان واقعہ میں بعض دفعہ دوسرے کو یقین دلانے کے لئے قسم کھاتا ہے۔ بعض دفعہ کوئی اور ثبوت پیش کرنے سے جب عاجز آجاتا ہے تو قسم کھا لیتا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ انسان جب قسم کھائے گا تو اللہ تعالےٰ ہی کی کھائے گا۔ غیر اللہ کی قسم کھانا اسلامی تعلیم کے ماتحت ممنوع ہے اب یہ خیال کرنا کہ اللہ تعالےٰ بھی بعض دفعہ کوئی اور ثبوت پیش کرنے سے عاجز آجاتا ہے۔ یا وہ کسی اور کی قسم کھاتا ہے۔ بے ہودہ بات ہے۔ پس جب انسانی قسموں اور خدائی قسموں میں اس قدر تباین ہے تو ان دونوں کو ایک طرح کا سمجھنا نادانی ہوگی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ماہیت کے لحاظ سے انسانی قسموں اور قرآنی قسموں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ خدا نے قسمیں کھائیں۔ اور اس میں کیا حکمت ہے۔

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں جن چیزوں کی خدا تعالےٰ نے قسمیں کھائی ہیں۔ وہ سب محسوسات اور بدیہیات میں سے ہیں۔ اور جس چیز کے متعلق قسم کھائی گئی ہے۔ وہ غیر مرئی اور صعب الادراک ہے۔ یہ امر تمام قرآن مجید پر غور کرنے سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ ہر جگہ قسم ان چیزوں کی کھائی گئی ہے۔ جو موجودات ہیں۔ جیسے پہاڑ اور دریا وغیرہ۔ لیکن جس غرض کے لئے قسم کھائی گئی ہے وہ غیر مرئی ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے۔ کہ جس طرح قسم ایک قسم کی شہادت ہے۔ جو رویت کے قائمقام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے بھی بعض افعال بعض دوسرے افعال کے لئے بطور شاہد واقعہ ہوئے ہیں۔ سو اللہ تعالےٰ نے قسم کے ساتھ شریعت کے بعض دقائق حل کرنے کے لئے قدرت کے بدیہی امور پیش کرتا ہے۔ تا قانون قدرت جو خدا تعالےٰ کی فعلی کتاب ہے۔ اس کی قولی کتاب پر جو قرآن کریم ہے شاہد ہو جائے۔

اس دقیق مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ اور چونکہ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تشریح کو بیان کر دینا لوگوں کے معلومات میں اضافہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کو یہاں نقل کر دیا جائے۔ حضور اپنی تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ جلشانہ کی قسموں کا انسانوں کی قسموں پر قیاس کر لینا قیاس مع الفارق ہے۔ خدا تعالےٰ نے جو انسان کو غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کیا ہے تو اس کا سبب یہ ہے۔ کہ انسان جب قسم کھاتا ہے تو اس کا مدعا یہ ہوتا ہے۔ کہ جس چیز کی قسم کھائی ہے اس کو ایک ایسے گواہِ رویت کا قائم مقام ٹھہرا دے کہ جو اپنے ذاتی علم سے اس کے بیان کی تصدیق یا تکذیب کر سکتا ہے۔ کیونکہ اگر سوچ کر دیکھو تو قسم کا اصل مفہوم شہادت ہی ہے۔ جب انسان معمولی شاہدوں کے پیش کرنے سے عاجز آجاتا ہے تو پھر قسم کا محتاج ہوتا ہے۔ تا اس سے وہ فائدہ اٹھائے۔ جو ایک شاہد رویت کی شہادت سے اٹھانا چاہیئے۔ لیکن یہ تجویز کرنا یا اعتقاد رکھنا کہ بجز خدا تعالےٰ کے اور بھی حاضر ناظر ہے۔ اور تصدیق یا تکذیب یا سزا دہی یا کسی اور امر پر قادر ہے صریح کلمۂ کفر ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی تمام کتابوں میں انسان کے لئے یہی تعلیم ہے کہ غیر اللہ کی ہرگز قسم نہ کھائے۔

اب ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی قسموں کا انسان کی قسموں کے ساتھ قیاس درست نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالےٰ کو انسان کی طرح کوئی ایسی مشکل پیش نہیں آتی کہ جو انسان کو قسم کے وقت پیش آتی ہے۔ بلکہ اس کا قسم کھانا ایک اور رنگ کا ہے۔ جو اس کی شان کے لائق اور اس کے قانونِ قدرت کے مطابق ہے۔ اور غرض اس سے یہ ہے کہ تا صحیفۂ قدرت کے بدیہات کو شریعت کے اسرار دقیقہ کے حل کرنے کے لئے بطور شاہد کے پیش کرے۔ اور چونکہ اس مدعا کو قسم سے ایک مناسبت تھی۔ اور وہ یہ کہ جیسا کہ ایک قسم کھانے والا جب مثلاً خدا تعالےٰ کی قسم کھاتا ہے۔ تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ میرے اس واقعہ پر گواہ ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے بعض کھلے کھلے افعال بعض چھپے ہوئے افعال پر گواہ ہیں۔ اس لئے اس نے قسم کے رنگ میں اپنے افعال بدیہیہ کو اپنے افعال نظریہ کے ثبوت میں جا بجا قرآن کریم میں پیش کیا۔ اور اس کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس نے غیر اللہ کی قسم کھائی۔ کیونکہ وہ درحقیقت اپنے افعال کی قسم کھاتا ہے نہ کسی غیر کی۔ اور اس کے افعال اس کے غیر نہیں ہیں۔ مثلاً اس کا آسمان یا ستارہ کی قسم کھانا اس قصد سے نہیں ہے کہ وہ کسی غیر کی قسم ہے۔ بلکہ اس نیت سے ہے کہ جو کچھ اس کے ہاتھوں کی صنعت اور حکمت آسمان اور ستاروں میں موجود ہے۔ اس کی شہادت بعض اپنے افعال مخفیہ کے سمجھانے کے لئے پیش کرے۔ سو درحقیقت خدا تعالےٰ کی اس قسم کی قسمیں جو قرآن کریم میں موجود ہیں بہت سے اسرار معرفت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں قسم کی طرز پر ان اسرار کا بیان کرنا محض اس غرض سے ہے۔ کہ قسم درحقیقت ایک قسم کی شہادت ہے۔ جو شاہد رویت کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے بعض افعال بھی بعض دوسرے افعال کے لئے بطور شاہد کے واقعہ ہوئے ہیں۔

سو اللہ تعالیٰ قسم کے لباس میں اپنے قانونِ قدرت کے بدیہیات کی شہادت اپنی شریعت کے بعض دقائق حل کرنے کے لئے پیش کرتا ہے۔ تا قانونِ قدرت جو خدا تعالیٰ کی ایک فعلی کتاب ہے۔ اس کی قولی کتاب پر شاہد ہو جائے۔ اور تا اس کے قول اور فعل کی مطابقت ہو کر طالبِ صادق کے لئے مزید معرفت اور سکینت اور یقین کا موجب ہو۔ اور یہ ایک عام طریق اللہ جلشانہٗ کا قرآن کریم میں ہے۔ کہ وہ اپنے افعال قدرتیہ کو جو اس کی مخلوقات میں باقاعدہ منضبط اور مترتب پائے جاتے ہیں۔ اقوالِ شرعیہ کے حل کرنے کے لئے جابجا پیش کرتا ہے۔ تا اس بات کی طرف لوگوں کو توجہ دلائے۔ کہ یہ شریعت اور یہ تعلیم اسی ذات واحدہٗ لاشریک کی طرف سے ہے جس کے ایسے افعال موجود ہیں۔ جو اس کے ان اقوال سے مطابقت کلی رکھتے ہیں۔ کیونکہ اقوال کا افعال سے مطابق آجانا بلاشبہ اس بات کا ایک ثبوت ہے۔ کہ جس کے یہ افعال ہیں۔ اسی کے یہ اقوال ہیں (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۹۵ تا ۹۸)

اس ضمن میں ایک مثال بھی پیش کی جاتی ہے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس کی مزید صداقت ظاہر ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے والسماء والطارق وما ادراک ما الطارق النجم الثاقب۔ ان کل نفس لما علیہا حافظ۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ قسم ہے آسمان کی اور رات کے وقت آنے والے کی۔ اور تجھے کس نے بتایا۔ کہ رات کے وقت آنے والا کون ہے۔ وہ ایک چمکنے والا ستارہ ہے۔ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کی حفاظت کے لئے ہماری طرف سے کوئی نگران مقرر نہ ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ ہم نے ہر انسان کی روحانی حفاظت کے لئے ملائک مقرر کر رکھے ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ یہ بیان ایک باریک ہے۔ فرشتوں کا وجود غیر مرئی ہے۔ جو مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔

پس اس بات پر یقین آئے تو کیونکر اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قانونِ قدرت کو جو اجرام سماوی میں پایا جاتا ہے۔ بطور شاہد پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ قانونِ قدرت نہیں صاف بتاتا ہے۔ کہ آسمان اور جو کچھ کواکب اور شمس اور قمر وغیرہ ہیں۔ یہ سب انسان کی جسمانی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ستارے جنگلوں اور بیابانوں میں چلنے والوں اور سمندری سفر کرنے والوں کی خصوصیت کے ساتھ راہ نمائی کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ محافظ مقرر نہ ہوں۔ تو انسان ایک طرفۃ العین کے لئے بھی زندہ نہ رہ سکے۔ خدا تعالیٰ اس قانون قدرت کو پیش کر کے فرماتا ہے۔ کہ جس خدا نے یہ ہزارہا اجرام سماوی تمہارے اجسام کی درستی کے لئے پیدا کئے۔ اور دن رات ان کو تمہاری خدمت کے لئے لگا رکھا ہے کیا وہ تمہاری روحانی حفاظت کے انتظام سے غافل رہ سکتا تھا۔ اور کیا ممکن تھا۔ کہ تمہارے جسم کی حفاظت کا تو اس قدر سامان کرتا۔ مگر روح کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہ کرتا۔ اب جو شخص بھی اس تشریح کی روشنی میں اس قسم پر غور کرے گا۔ اسے ماننا پڑے گا۔ کہ بے شک روحانی حفاظت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا انتظام کیا ہوگا۔ جو جسمانی انتظام کے مشابہ ہوگا۔ سو وہ انتظام اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ہے۔ کہ ہم نے تمہاری روحانی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس جگہ آسمان اور ستاروں کی قسم کھائی۔ مگر اس لئے نہیں کہ ستارے بڑے تھے۔ اور خدا نعوذ باللہ جھوٹا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ملائکہ کی حفاظت کے مسئلہ کو جو ایک مخفی ہے۔ نجوم وغیرہ کی حفاظت کے انتظام سے جو ایک بدیہی امر ہے ثابت کر دے۔ اور تا ہر عقلمند جسمانی انتظام کو دیکھ کر اسی نمونہ پر روحانی انتظام کو بھی سمجھ لے۔

اس ایک مثال پر قیاس کر کے باقی آیات کے مفہوم کو بھی انسان سمجھ سکتا۔ اور یہ معلوم کر سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیوں قسمیں کھائیں۔

قرآن مجید کی بعض ظاہری خصوصیات

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

۱۔ سب سے لمبی آیت قرآن مجید کی یا ایہا الذین اٰمنوا اذا تداینتم بدین سے شروع ہوتی ہے۔ اور سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۳ ہے۔ میرے قرآن میں وہ سترہ سطروں کی ہے۔

۲۔ سب سے چھوٹی آیت مقطعات کو چھوڑ کر "والعصر" ہے۔ یا "والحاقہ" اور "والقارعہ" یہ آیتیں دو الفاظ سے مرکب ہیں۔

۳۔ صرف ایک لفظ کی آیت مدھامتان ہے جو سورۃ رحمان میں ہے۔

۴۔ صرف ایک آیت کا پورا رکوع سورۂ مزمل کا آخری رکوع ہے۔

۵۔ کل سورتیں معہ سورۂ فاتحہ ۱۱۴ ہیں۔ ۶۔ سب سے بڑی سورت بقرہ۔ اور سب سے چھوٹی کوثر ہے۔ ۷۔ تین آیتوں سے کم کی کوئی سورت نہیں ہے۔

۸۔ سورتیں اور آیتیں۔ اور ان دونوں کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ رکوع۔ منزلیں۔ اور سیپارے اور اعراب پہلے بزرگوں نے خود مقرر کئے اور لگائے ہیں۔ لوگوں کی سہولت کے لئے۔

۹۔ سب سے پہلی قرآنی وحی سورہ علق کی پہلی چھ آیات ہیں بسم اللہ سمیت۔

۱۰۔ سب سے آخری قرآنی وحی سورۂ بقرہ میں ہے۔ یعنی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون۔

۱۱۔ سورہ انفال اور توبہ ایک ہی سورۃ کے دو ٹکڑوں کا نام ہے۔

۱۲۔ مقطعات یہ ہیں۔ الٓمٓ چھ دفعہ۔ الٓرٰ پانچ دفعہ۔ حٰمٓ چھ دفعہ طٰسٓمٓ دو دفعہ۔ باقی سب ایک ایک دفعہ وارد ہوئے ہیں۔ یعنی الٓمٓرٰ۔ الٓمٓصٓ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ۔ طٰسٓ۔ یٰسٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ صٓ۔ قٓ اور نٓ۔

۱۳۔ اٹھائیس حروف تہجی میں سے چودہ حروف مقطعات میں آئے ہیں جن میں سے تین (ق۔ ن۔ ی) نقطوں والے ہیں۔ باقی بے نقط۔

۱۴۔ یہ کتاب حکیم ب کے حرف سے شروع ہوتی ہے۔ اور س کے حرف پر ختم ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ بس ہے۔ کہ کافی ہے ہمارے لئے۔ اور بس ہے۔ کہ آخری کتاب ہے۔

۱۵۔ قرآن مجید کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔ اور پانچ سو چالیس رکوع۔

۱۶۔ سب سے بڑا لفظ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ ہے۔

۱۷۔ کل پندرہ سجدے اس کے اندر ہیں۔

۱۸۔ سورۂ فاتحہ دو دفعہ نازل ہوئی۔ مکہ میں بھی۔ اور مدینہ میں بھی باقی ایک سو تیرہ سورتوں میں سے چھیاسی مکی ہیں۔ اور ستائیس سورتیں مدنی ہیں۔

اخبار "پیغام صلح" کا سلور جوبلی نمبر اور یہودیوں کے کان کاٹنے والی تحریف

اخبار "پیغام صلح" "سلور جوبلی نمبر" میں ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی بڑھتی ہوئی شہرت پر کسی کی چھاتی پر سانپ لوٹ رہا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ کے ایک معروف سفرنامہ کی دو سطریں ملاحظہ ہوں ؎

خواجہ صاحب کا تھا وہاں لیکچر

پر نہ مسرور میں ہوا سنکر

خیر سے وعظ جب تمام ہوا

خواجہ صاحب کا خوب نام ہوا

یہ اشعار حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کے ہیں ان اشعار کی بین السطور قلبی کیفیات جو چنداں خوشکن نہیں صفحۂ قرطاس پر بکھری پڑی ہیں"۔
(پیغام صلح صفحہ ۷ کالم ۲)

ان سطور کو پڑھ کر میں حیران رہ گیا۔ کہ کس طرح وہ انسان جس کو اللہ تعالےٰ نے احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ ثم رددناہ اسفل سافلین کے درجہ تک اس قدر جلد پہونچ جاتا ہے۔ اور مجھے یقین ہوگیا کہ اس امت میں یہود سے بڑھ کر تحریف کرنے والے موجود ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مجھے لکھنے والے صاحب سے کوئی شکوہ نہیں۔ کیونکہ وہ ایک غیر ذمہ دار نوجوان ہے۔ مجھے شکوہ ہے تو ان اصحاب سے ہے۔ جو ذمہ واری کا بوجھ اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں:۔

اب میں "پیغام صلح" کے مضمون نگار کا مطلب لکھتا ہوں۔ جو یہ ہے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے پہلے شعر میں تو یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ گو میں نے خواجہ صاحب کا لیکچر سنا۔ مگر مجھے خوشی نہیں ہوئی۔ دوسرے شعر میں مرحوم نے خوش نہ ہونے کی وجہ لکھی ہے۔ کہ چونکہ خواجہ صاحب کا اس لیکچر کی وجہ سے خوب نام ہوا اس لئے میں ان کی یہ عزت اور شہرت برداشت نہ کرسکا۔ اس لئے مجھے خوشی نہ ہوئی۔ بلکہ رنج ہوا۔ یہ ہے وہ مطلب جو یہودیوں کے کان کاٹنے والا محرف ان شعروں سے نکالنا چاہتا ہے۔

اب میں ناظرین کے سامنے سفرنامہ سے اصل الفاظ میں سب اشعار نقل کرکے پیش کرتا ہوں۔ اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم چندہ کی فراہمی کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اور حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر ٹھہرے۔ دوسرے روز شاہ صاحب دورہ پر تشریف لے گئے۔ اسی روز سیالکوٹ میں خواجہ صاحب کا لیکچر تھا۔ مگر حضرت میر صاحب وہ لیکچر سن نہیں سکے۔ جس کا انہیں افسوس ہوا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں ؎

شاہ صاحب نے میری دعوت کی

مجھ سے ہر طور کی مروت کی

دوسرے دن وہ ہوگئے رخصت

مجھ کو حاصل ہوئی وہاں خلوت

کچھ تو دورہ کا میں نے حال لکھا

اس کا آغاز اور مآل لکھا

کیا آرام جہندی گوائی

ذرا تسکین دو گھڑی پائی

خواجہ صاحب کا تھا وہاں لیکچر

پر نہ مسرور میں ہوا سنکر

ہم ہی کو نہ مجھ کو کوئی ملا

جو جوانوں میں مجھ کو لے جاتا

دیکھتا میں بھی محفل شبان

بڈھا ہوتا جوانوں کا مہمان

لوگ کہتے تھے خوب لیکچر تھا

خوب بولا بیرا سخنور تھا

بھائیوں کو خوشی ہوئی سنکر

خواجہ لائے تھے بات کو چنکر

خیر سے وعظ جب تمام ہوا

خواجہ صاحب کا خوب نام ہوا

سنیں تسکین سے اگر سب لوگ

اور تعصب کا دور ہووے روگ

سارے فتنے فساد ہودیں دور

احمدی بھائی ہوں بہت مسرور

کوئی سنتا نہیں ہماری بات

کس قدر جور و ظلم ہے ہیہات

ٹھنڈے دل سے اگر سنیں وہ کلام

جھگڑے ہوجاویں ایکدن میں تمام

غفلت و جہل دور ہوجاوے

جائے اندھیر نور ہوجاوے

خواب غفلت سے وہ اگر جاگیں

ہم سے اس طور لوگ کیوں بھاگیں

(سفرنامہ ناصر صفحہ ۳۱)

اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین۔

کیا ان اشعار کو پڑھ کر "پیغام صلح" کے نامہ نگار کا یہ اخلاقی فرض نہیں کہ شرم کے مارے چلو پانی میں ڈوب مرے؟ اور کیا پیغام صلح کی ذمہ وار جماعت کا یہ اخلاقی فرض نہیں کہ وہ صاف لفظوں میں معذرت اور پشیمانی کا اعلان کریں۔ کجا یہ کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کو خواجہ صاحب کے لیکچروں کی قبولیت پر رنج ہوا۔ اور آپ کی چھاتی پر سانپ لوٹ گیا۔ اور کجا یہ کہ حضرت میر صاحب مرحوم کو افسوس ہے کہ میں خواجہ صاحب کا لیکچر سن نہ سکا۔ افسوس ہے کہ مجھے کوئی شخص لیکچر گاہ میں نہیں لے گیا۔ اور پھر "خوب بولا بیرا سخنور تھا" کہہ کر خواجہ صاحب کو اپنا لائق بیٹا قرار دیا۔ اور ان کی قابلیت پر فخر کیا۔ اور پھر غیر احمدیوں کا شکوہ کیا کہ وہ ہم لوگوں کی باتیں سنتے نہیں۔ ورنہ اگر وہ ہمارے لیکچر سن لیں۔ تو ان کے غلط خیالات سب دور ہوجائیں۔ اور یہ کہ خواجہ صاحب کے لیکچر سے احمدی بھائی خوش ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ جو مخالف خواجہ صاحب کا لیکچر سنتے نہیں وہ ہم سے بغض و عناد رکھتے

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ چندہ کشمیر ریلیف فنڈ کے متعلق فرماتے ہیں
"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین عبادت وہی ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے۔ اگر میری جماعت کے دوست ایک پائی فی روپیہ ماہوار چندہ اپنے اوپر لازم کرلیں تو بھی کافی رقم جمع ہوسکتی ہے۔ جو لوگ بارہ چودہ بلکہ پچیس تیس پائی فی روپیہ چندہ دینے کے عادی ہیں ان کے لئے ایک پائی کا اضافہ کوئی بات نہیں۔ اور یہ کوئی بوجھ نہیں کیونکہ وہ عادی ہوچکے ہیں عام طور پر چندہ عام ایک آنہ فی روپیہ یعنی بارہ پائی ادا کیا جاتا ہے۔ پھر چندہ خاص چندہ جلسہ سالانہ اور مختلف عارضی تحریکات اس کے علاوہ ہیں۔ اور ان کو ملا لیا جائے تو جماعت کے چندہ کی اوسط ۱۵ پائی فی روپیہ کے قریب ہوجاتی ہے اگر اس میں ایک پائی فی روپیہ ماہوار کا اضافہ کرلیا جائے تو کوئی بوجھ نہیں"۔
پھر حضور فرماتے ہیں۔ کہ "سب نیکیاں استقلال کے ساتھ کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کو دنیا میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ وہ کوئی نیکی نہ چھوڑے۔ اور استقلال کے ساتھ سب نیکیاں کرتا رہے"۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جماعتوں اور افراد کو باقاعدگی سے چندہ کشمیر اس وقت تک ادا کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ کشمیر کا کام ابھی تک بدستور جاری ہے۔ اور اخراجات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت مدینہ اور اشاعت اسلام

ظاہری اور معنوی ہجرت میں مشابہت

محرم الحرام کا چاند طلوع ہوا۔ اس نئے چاند سے نئے ہجری سال کا آغاز ہوا۔ تیرہ سو ستاون برس گزرے کہ رات کی تاریکیوں میں آفتاب ہدایت اپنے وطن مالوف مکہ معظمہ سے یثرب کی طرف روانہ ہوا۔ دشمن گھر کو چاروں طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ خون آشام تلواریں بے نیام ہیں۔ خدا ہی کی حفاظت میں وہ گھر سے نکلا۔ اور صرف ایک جان نثار صدیق کی معیت میں غار ثور میں پناہ گزیں ہوا۔ دشمن تلاش میں دوڑے اور تعاقب کرتے ہوئے غار کے منہ تک پہنچ گئے۔ اس بے بسی کے عالم میں اس مہاجر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھی سے فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا۔ ہمارے لئے خطرہ کا کوئی مقام نہیں۔ ہم خدا کی گود میں ہیں۔ وہ خود ہماری سپر ہوگا۔ تار عنکبوت کمزوری میں ضرب المثل ہے۔ مگر اس نازک ترین وقت میں خدائے ذوالعجائب نے اسی کے ذریعہ قدرت نمائی فرمائی۔ دشمن اپنی ناکامی پر بڑبڑاتے ہوئے واپس ہو گئے اور عظیم الشان نبی اور اس کے ہونے والے عظیم الشان جانشین پر مشتمل قافلہ سوئے مدینہ چل پڑا کٹھن منزلیں۔ دشوار گزار راستے اور لق و دق صحرا عبور کرتا ہوا اور ریگستان عرب کی تمازت آفتاب برداشت کرتا ہوا۔ یہ قافلہ مدینہ پہنچا۔ اور یثرب کو اسی دن سے مدینہ طیبہ اور خدا کے رسول کا ہجرت گاہ ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ نے مسلسل تیرہ برس تک کفار مکہ کے وحشیانہ مظالم کو برداشت کیا۔ اس لمبے عرصہ میں حضور کے وفادار جاں نثاروں نے جس صبر تحمل اور بردباری کا ثبوت پیش کیا وہ تاریخ عالم میں عدیم المثال واقعہ ہے۔ مصیبت کی ایک گھڑی بھی پہاڑ معلوم ہوتی ہے۔ مگر ان مقدسوں نے پورے تیرہ برس جانکاہ مصائب میں بسر کئے۔ اور آخر جب ظلم ناقابل برداشت ہو گیا۔ تب انہوں نے اپنے وطن سے ہجرت کا عزم کیا۔ صحابہ ایک ایک کر کے ہجرت کر گئے۔ اور آخر میں خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی معیت میں مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اسی ہجرت سے اسلام کے انتشار کا آغاز ہوا۔ اس کی رفتار ترقی میں غیر معمولی سرعت پیدا ہو گئی۔ اور اسی ہجرت کی بنا پر ہجری تاریخ کا استعمال شروع ہوا۔ بلاشبہ نئے چاند کے طلوع سے ہمارے اور اس عہد سعادت عہد میں ایک اور سال کا فاصلہ بڑھ گیا ہے مگر اس کی رؤیت دلوں میں پھر ایک جذبہ عقیدت ابھار رہی ہے۔ دنیا کے آخری دنوں تک ہر مسلم کیلئے واقعہ ہجرت میں ہزارہا رموز کا موجزن سمندر نظر آتا رہیگا۔ اور اسکی یاد دلوں کو گرماتی رہیگی۔ جب قریش مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہجرت پر مجبور کیا تو وہ گمان کرتے تھے کہ ہم اسطرح اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ رہے ہیں۔ اسکے پنپنے میں آخری سدراہ بنا رہے ہیں بے وطنی میں اس پودے کے پھیلنے اور پھلنے کا بہت کم امکان ہوگا۔ یہ قریش کا عام نظریہ تھا۔ اگرچہ ان میں سے بھی زیرک اسلام کی غیر معمولی قوت اشاعت کے پیش نظر اس طریق کو غلط سمجھتے تھے مگر حالات ایسے تھے۔ کہ وہ سب کہتے تھے۔ کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل نہ کیا جا سکے تو آپ کا نکال دینا ہی بہترین علاج ہے۔ قتل حضور کے لئے مقدر نہ تھا۔ اس لئے آپ کو ہجرت کرنی پڑی۔

ہجرت نبوی ان لوگوں کے خلاف زبردست حربہ ہے جو خیال کرتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ اس کی اشاعت میں زور بازو کا دخل تھا۔ ہاں یہ واقعہ ان کی بھی تردید کرتا ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ امام مہدی دنیا کے غیر مسلموں کو زبردستی مسلمان بنائیں گے۔ اور سر انکار کرنے والے کو تہ تیغ کر دیں گے۔ اشاعت اسلام کا بنیادی پتھر ہجرت کا واقعہ ہے۔ اور وہ صاف بتا رہا ہے۔ کہ اسلام اپنی پہلی بعثت میں بھی مظلومیت کی گود میں پلا۔ اولین مسلمانوں نے صبر و استقلال اخلاق و بردباری سے ہی اسے گھر گھر تک پہنچایا اور آئندہ بعثت میں بھی اس کی اشاعت کا یہی ایک طریق ہوگا۔ قتل و غارت دشمنان اسلام کا طریق ہے۔ مذہب کے لئے جبر کفار کا کام ہے۔ اسلام اس طریق کا نہ حامی تھا۔ نہ ہے اور نہ کبھی حامی ہوگا۔ اشاعت اسلام کے سلسلہ میں ہجرت نبوی مشعل راہ ہے۔

میرے نزدیک ہجرت کا واقعہ مثالی زبان میں دور تکمیل اشاعت کے لئے رمز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اسلام کی خاطر مکہ مکرمہ میں تیرہ برس تک نشانہ مظالم بنتے رہے۔ چودھواں سال اشاعت کا پہلا سال ہوا۔ اسلام کے لئے دوسرے شہر کو مرکز بنانے کا یہی سال ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ دور تکمیل اشاعت کا آغاز چودھویں صدی سے ہوگا۔ اور اسی صدی کے شروع میں بعثت ثانیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کے نئے مرکز کا قیام ہوگا۔ گویا ہجرت ظاہری کے لئے چودھواں برس اور ہجرت معنوی کے لئے چودھویں صدی مقدر تھی۔ آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ نیز آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ پر مجموعی نظر سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

مدینہ شریف جو ہجرت کے بعد مرکز اسلام بنا۔ اسے قبل ازیں کوئی مذہبی تقدس حاصل نہ تھا۔ لوگ کثرت بخار کی وجہ سے اسے یثرب کہتے تھے۔ اس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ آئندہ دور میں مرکز اسلام بننے والا گاؤں بھی اس موعود کے ظہور سے پیشتر کسی مذہبی عظمت کا حامل نہ ہوگا۔ بلکہ اس مقدس انسان کے وہاں سے ظاہر ہونے کی وجہ سے ہی وہ مرجع خلائق اور اسلام کی اشاعت کے لئے مرکز بنے گا۔ اشاعت اسلام خواہ مدینہ سے ہو۔ خواہ قادیان سے مکہ مکرمہ بہر حال قبلہ رہے گا۔ کعبۃ اللہ کی عظمت تا قیامت بے مثال رہے گی۔ مدینہ منورہ کی شان بوجہ مدفن رسول اعظم صلے اللہ علیہ وسلم اور ہجرت گاہ اول ہونے کے دوسرے درجہ پر ہوگی۔ اور قادیان خدا کے فرستادہ کا مسکن و مولد و مدفن ہونے کے باعث۔ اشاعت اسلام کا مرکز اور ہجرت گاہ دوم ہونے کے باعث مدینہ منورہ کے بعد ہے۔ اس کی عظمت اور شان کا انکار کرنا یا اس کے مقابل کسی گاؤں یا شہر کو اس کی سی عظمت دینا ہرگز جائز نہ ہوگا۔ غرض مدینہ منورہ کا ہجرت گاہ بننا بھی اشارہ کرتا ہے۔

کہ آئندہ دور تکمیل اشاعت کی ابتداء بھی کسی ہجرت گاہ سے ہی ہوگی اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ فارسی الاصل قافلہ ہجرت کرتا ہوا وارد قادیان ہوا۔ اور اسی نسل میں سے خدا کا فرستادہ ظاہر ہوا۔

ہجرت نبوی کا آغاز رات کے وقت شدید تاریکی میں ہوا۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ جب دوبارہ اسلام پر عرصہ حیات تنگ ہوگا اور اس پر چاروں طرف سے تاریکی چھا رہی ہوگی۔ تب اسی تاریک رات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی روحانی فیض رسانی سے اپنے ظل کے ذریعہ ظاہر ہونگے جسے معنوی ہجرت کہا جائیگا اسی کی طرف آیت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر میں اشارہ ہے۔ چنانچہ پہلی تین صدیوں کے بعد جو خیر القرون ہیں جب اسلام پر ظلمت کے بادل آنے شروع ہوئے اور اس کے بعد ہزار سال تک وہ تاریکی بڑھتی گئی کیونکہ فرمایا تھا۔ ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ تب ضروری ہوا۔ کہ چودھویں صدی کے سر پر اسلام کا بدر تمام ظاہر ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد) کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ مجدد مبعوث فرماتا رہے گا۔ اس حدیث صحیح کے مطابق چاہیئے تھا۔ کہ چودھویں صدی کے شروع میں ہی مجدد کامل مبعوث کیا جاتا وہ لوگ جو ابھی تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا فرستادہ یقین نہیں کرتے وہ غور کریں۔ کہ اب تو اسی صدی کے ستاون برس بھی گزر گئے اگر آپ صادق مجدد نہیں تو وہ کون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے لئے مجدد مبعوث فرمایا ہے؟ ہاں میں یہ کہہ رہا تھا۔ کہ سید الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی ظاہری ہجرت ظاہری رات میں ہوئی جس میں یہ اشارہ تھا کہ دوسری معنوی ہجرت معنوی رات میں ہوگی۔ اور وہ وقت

چودھویں صدی کا آغاز ہوگا۔ وھکذا کان۔ اسی معنوی ہجرت کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں تصریح ہے۔ جسے شیعہ اور سنی اپنی کتابوں میں درج کرتے آئے ہیں۔ کہ حضور نے فرمایا۔ کہ آنے والا مہدی میرے خُلق اور خَلق پر آئے گا۔ اس کا نام میرا نام۔ اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا درحقیقت اس قسم کے الفاظ ہجرت معنوی یا بروزیت کاملہ پر دلالت کرنے کے لئے ہی فرمائے گئے ہیں۔

یقیناً اہل دل اصحاب کے لئے یہ بات لطف انگیز ہوگی۔ کہ ایک طرف سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے رد کیا۔ آپ کی تحقیر کی۔ آپ کو ترک وطن پر مجبور کر دیا۔ آپ کی ہر طرح مذمت کی اور اس نور ہدایت کو دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔ لیکن جب وہی مقدس ترین وجود اپنی ہجرت گاہ مدینہ معظمہ میں وارد ہوا۔ تو عورتوں اور بچوں تک نے پُر مسرت نعرے لگاتے ہوئے کہا ؎

اشرق البدر علینا من ثنیات الوداع

آج ہم پر ثنیات الوداع (مہمانوں کو رخصت کرنے کی جگہ والے ٹیلوں) سے بدر کامل جلوہ گر ہوا۔

بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر بلکہ آفتاب صداقت تھے۔ مگر اس نور کی کرنوں کا عام انتشار ہجرت کے بعد ہی ہوا۔ لفظ البدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کیونکہ چودھویں صدی کے چاند کو بدر کہتے ہیں۔ اور آپ کی بعثت ثانیہ کے لئے الٰہی نوشتوں کے مطابق چودھویں صدی ہی مقدر تھی۔ پس آج بھی مومنوں کا فرض ہے کہ ع

اشرق البدر علینا من ثنیات الوداع

کا نعرہ بلند کریں۔ آج وہی سرزمین ہند جسے اسلام کا مدفن کہتے تھے۔ اسلام کے طلوع کا مرکز بن رہی ہے۔ اور آج اسی زمین سے دنیا کو پیغام اسلام دیا جا رہا ہے کیونکہ اشاعت اسلام کا مرکز آج اسی جگہ ہے اور اسی جگہ سے چودھویں صدی کا مجدد بشکل بدر کامل نمودار ہوا ہے اور

اطراف عالم کو اپنی نورانی شعاعوں سے منور کر رہا ہے۔

ہجرت نبوی کا واقعہ الم انگیز بھی ہے مگر امید افزا بھی۔ جذبات عقیدت کے جذبات کو ابھارنے والا بھی ہے اور سبق آموز بھی۔ اسلام کے منجانب اللہ ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔

اب ہجرت کا نیا سال شروع ہے ہجرت معنوی کا بھی نیا دور شروع ہے مبارک

وہ جو پاکیزہ جذبات کے ماتحت اور دوربین نگاہ سے واقعات کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔ اور نئے سال کو اپنے عرفان اور اپنی روحانی ترقی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

خاکسار۔ طالب دعا۔ ابو العطا اللہ دتہ جالندھری۔

وصیت کی اہمیت اور ضرورت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر تحریر فرمایا۔ کہ چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا۔ کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا۔ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا۔ کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ وہ تین شرطیں ہیں ان سب کو بجا لانا ہوگا۔

شرط نمبر ۱:۔ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے چندہ ادا کرے۔

شرط نمبر ۲:۔ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو کم سے کم ۱/۱۰ حصہ زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے۔

شرط نمبر ۳:۔ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔ محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

کمیٹی دارالانوار کے متعلق ضروری اعلان

دارالانوار کمیٹی کا قرعہ بابت ماہ فروری ۱۹۳۶ء ۲۲ فروری کو ڈالا گیا تھا جس میں میاں محمد یوسف صاحب کمپونڈر حال سکھر کا نام نکلا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب کو معلوم ہے کہ دارالانوار کی قسط ہر ماہ کی ۱۲ تاریخ تک دفتر محاسب میں جمع ہو جانی چاہئیے۔ اور ایک ایک حصہ دار کا فرض ہے۔ کسی حصہ دار کا اپنی جماعت میں رقم ادا کر دینا کافی نہیں جب تک کہ وہ دفتر محاسب میں جمع نہ ہو جائے۔ پس دارالانوار کے حصہ داران کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئیے۔ کہ وہ اپنی قسط ہر ماہ کی ۱۲ تاریخ قبل دوپہر دفتر محاسب میں جمع کر دیں۔ تا ان کا نام قرعہ میں پڑ سکے۔ ورنہ جن کی قسط بروقت نہیں ملیگی۔ ان کا نام نہ صرف قرعہ میں نہیں پڑ سکے گا۔ بلکہ قسط کی ادائیگی تک ان پر فی حصہ یومیہ ہرجانہ بھی پڑیگا پس حصہ داران کو چاہئیے۔ کہ وہ دارالانوار کا روپیہ ہر ماہ کی ۱۲ تاریخ تک دفتر محاسب میں جمع کرا دیا کریں۔ جن احباب کا قرعہ نکل چکا ہے۔ انہیں چاہئیے۔ کہ وہ دارالانوار میں اپنا مکان شروع کریں اگر ان کو کوئی روک ہے تو اپنا قرعہ بذریعہ سکرٹری دارالانوار کمیٹی ایسے شخص کے نام تبدیل کر دیں جو اپنا مکان دارالانوار میں بنانے کے لئے تیار ہو اور جس وقت ان کا قرعہ نکلے وہ دے دیں۔ (سکرٹری دارالانوار کمیٹی)

مخلصین جماعت سے ایک ضروری گذارش

چندہ تحریک جدید جلد ادا کیا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جب سے یہ وضاحت فرمائی ہے۔ کہ تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ جس کا ذکر حضور نے ان الفاظ میں فرمایا تھا کہ "کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا۔ کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر۔ اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا۔ مخاطب کر کے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ مگر وہ چپ رہا۔ اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا۔ جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اسے میں نے مخاطب کر کے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سنکر بولا۔ کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جاوے گا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ اگرچہ پانچہزار آدمی تھوڑے ہیں۔ پر اگر خدا تعالےٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ" (ازالہ اوہام صفحہ ۹۷-۹۸ حاشیہ)

تو مخلصین جماعت کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اور ان احباب کرام کو جو تحریک جدید میں کسی نہ کسی سال میں حصہ لے چکے تھے۔ مگر متواتر ہر سال شامل نہ ہوئے تھے۔ افسوس ہوا۔ کیونکہ کسی کی ایک سال میں کسی کی دو سال میں کسی کی تین سال میں شمولیت نہ تھی۔ اور ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے حصہ ہی نہیں لیا تھا۔ اس پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام احباب کو اجازت فرما دی۔ کہ جن احباب نے گذشتہ کسی سال میں حصہ نہیں لیا۔ یا کسی نے کسی سال میں بھی حصہ نہیں لیا۔ ان کو اجازت ہے۔ کہ وہ اب گذشتہ سالوں میں بھی حصہ لے لیں۔ چنانچہ ایسے احباب کی بھی خوشی کی حد نہ رہی۔ اور انہوں نے گذشتہ سالوں میں وعدے کر کے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فوج میں شامل کرنے کا فخر حاصل کر لیا جو پانچ ہزار سپاہیوں کے متعلق ہے یہ شمولیت اللہ تعالےٰ ہم سب کو مبارک کرے۔ آمین

اس سال بہت سے ایسے احباب ہیں۔ جنہوں نے سال اول، سال دوم سال سوم اور سال چہارم میں وعدہ کیا ہے۔ ان کو معلوم ہو جانا چاہئے۔ کہ اب ایسے احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ سب سے پہلے تو وہ "تحریک جدید سال پنجم" کی رقم ادا کریں۔ اور اس کے بعد اپنے گذشتہ سالوں کے چندہ کی رقم پوری کریں۔ اور ہر فرد جس نے اپنے گذشتہ سالوں کا چندہ دینا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کی رقم بہت جلد ادا کرے۔ اور اس امر کو بھول نہ جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فوج میں وہی احباب شامل ہونگے جو ہر سال اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرتے چلے جاویں گے۔ اگر کسی دوست کا چندہ ایک سال میں بھی وصول نہ ہوا ہوگا۔ تو اس کا نام اس فہرست میں نہیں آ سکے گا۔ کیونکہ قانون یہ ہے۔ کہ پانچ ہزار کی فہرست میں ان کا نام ہی آ سکتا ہے۔ جو بلا ناغہ کے ہر سال باقاعدہ شامل رہے ہوں۔ پس میں ان احباب کرام سے جنہوں نے گذشتہ سالوں کا چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے گذشتہ سالوں کے چندے کو جلد سے جلد پورا کریں تاکہ ان کا نام پانچ ہزار سپاہیوں کی فہرست میں آ جائے۔

پس جہاں وہ احباب جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر اس سال سابقہ سالوں کا بھی وعدہ کیا ہے۔ وہ اپنے وعدے پورے کریں وہاں وہ احباب بھی جنہوں نے سال اول میں وعدہ کیا۔ مگر اب تک اسے پورا نہیں کیا۔ یا سال دوم میں وعدہ کیا مگر اسے پورا نہیں کیا۔ یا سال سوم میں کیا۔ مگر پورا نہیں کیا۔ یا وہ جن کا وعدہ سال چہارم کا ابھی قابل ادا ہے۔ وہ سب کے سب اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ گذشتہ چار سال کی رقم ابھی چالیس ہزار روپیہ واجب الادا ہے۔ گو اس میں بعض معافی لینے والے بھی ہیں۔ مگر چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ معافی لینے والے بھی ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے ایسے دوستوں کو چاہئے۔ کہ وہ بھی اپنے وعدہ کی رقم ادا کریں۔ کئی ہیں۔ جو اس خیال میں ہیں۔ کہ فلاں جگہ سے فلاں رقم آنے والی ہے۔ اس کے آنے پر یکمشت ادا کر دیں گے مگر وہ موہوم رقم ان کو کئی سال سے نہیں ملتی۔ اس وجہ سے وہ ادا بھی نہیں کر سکے۔ ایسے دوستوں کو چاہئے۔ کہ وہ ماہوار قسط سے اپنا وعدہ ادا کرنا شروع کر دیں۔ تحریک جدید تو ہر قسم کی آسانیاں جو معقول اور مناسب ہوں۔ دیتی ہے۔ اگر باوجود ان آسانیوں کے احباب اپنے سابقہ سالوں کے وعدوں کو پورا نہ کریں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ ایسے احباب کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں کس طرح شامل کیا جا سکتا ہے۔

پس وہ احباب جنہوں نے اب کے سال پنجم کے ساتھ گذشتہ سالوں کا وعدہ کیا ہے۔ یا وہ جن کے سال اول دوم، سوم یا سال چہارم کے وعدوں میں سے کسی ایک سال کی رقم یا دو سال کی رقم واجب الادا ہے۔ وہ اب ادا کریں۔ اور جلد کریں۔ تا ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے پانچ ہزار سپاہیوں کی فہرست میں آ جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس فوج میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نوٹس تنسیخ وصیت

الہ یار خان ولد محمد یار خان سکنہ صاحب ضلع شاہپور کی طرف سے پانچ چھ سال سے حصہ آمد نہیں آیا۔ اور نہ ہی انکا کوئی پتہ ملتا ہے۔ اسلئے اس اعلان کے ذریعہ انکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ پندرہ دن تک اپنے پتہ سے اور بقایا کی ادائیگی کے متعلق اطلاع دیں۔ ورنہ ان کی وصیت منسوخ کر دی جائیگی۔ اگر کسی اور دوست کو ان کا پتہ ہو تو وہ از راہ مہربانی دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی